اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور
الحمد للہ کہ این لیلای سیاہ جامہ و سلمای مشکین شمامہ مطبوع عشاق و جامع معنی
مثنوی ملیح الکلام
من تصنیف جناب عالم ربانی نقشبندی حاجی علی جنیدی حضرت سید عبد المجید سالک مسہوہ
در مطبع محمدی کانپور باہتمام محمد عزیز الرحمن بزیور انطباع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای خدا تیری یاد مین ہر سو — زندہ داران شب بذکر ہو
رات کو تو نے بخشی تاریکی — اُسمین لاکھون چھپائین باریکی
مردم دیدہ کو سیاہی دی — تجکو پہچانا اور گواہی دی
کیا سخنور لکھے ثنا تیری — پاسے حادث کب انتہا تیری
چھوڑکر یہان سے اب مین یہ تقریر — کرتا ہون نعت احمدی تحریر

نعت خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

نائب حضرت خداے کریم — شافع مذنب سیاہ گلیم
ہمکو بخشائینگے خدا سے وہ — اور چھوڑائینگے ہر بلا سے وہ
اُسپہ لاکھون سلام با اکرام — اور اصحاب و آل پہ ہو سلام
جسکا مداح ہو خداے نبی — لکھ سکے اُسکی کیا ثنا کوئی
چھوڑکر یان سے مین یہ ذکر اہم — کرتا ہون اک نیا فسانہ رقم

تیرتھ بنارس مین چہار جانب سے واسطے غسل کے ہندوؤن کا آنا منجملہ انکے ایک عورت کا لکانام سانولی صورت کا ہمراہ اپنی قوم کے گنگا مین نہانا ہر طرف سے تماشائیون کا ازدحام ہمراہ بیدار مغزی پولیس کے سر انتظام

راوی مشکفام مشکین بو ‌ ‌ ‌ سرمگین چشم و عنبرین گیسو
یون بیان کرتا ہے وہ نیک نہاد ‌ ‌ ‌ ہے بنارس جو بلدۂ آباد
غدر سے پہلے وہان لب دریا ‌ ‌ ‌ طرفہ اک میلہ ہندوؤن کا تھا
ازدحام زمان وہان موجود ‌ ‌ ‌ ساکنانِ جہان وہان موجود
خیمہ نشین وہانپہ چھوڑ چھوڑ مکان ‌ ‌ ‌ ٹھہرے تھے راجۂ عظیم الشان
امرائے دیار ہند تمام ‌ ‌ ‌ لبِ دریا کیئے ہوئے تھے مقام
گنگ وان ازرہِ نگونساری ‌ ‌ ‌ اشک عشاق کی طرح جاری
تا نہوے کسیکو حیرانی ‌ ‌ ‌ کر رہی تھی پولیس نگرانی
دریان کالی کالی مشکین رنگ ‌ ‌ ‌ مستعد با سلاح تیر و تفنگ
پرتلے مین وہ نیلگون تلوار ‌ ‌ ‌ تھی نہنگِ بلا مگر خونخوار
لب دریا نہار ہے تھے تمام ‌ ‌ ‌ پہنے وہ جامہ ہای نیلی فام
گھاٹ کے برہمن بہ یکتائی ‌ ‌ ‌ تھے کلاغان بزد دریائی
طلب حق مین کاؤ کاؤ کا شور ‌ ‌ ‌ ہے غلط کاؤ کاؤ کا شور
مشک مویون کا ہر طرف سے عجو ‌ ‌ ‌ لبِ دریا برائے غسل ضرور
ساری پہنے سیہ بہ چالاکی ‌ ‌ ‌ لے رہی تھین وہ تھاہ دریا
طفل خوشرو حسین حسین ہر سو ‌ ‌ ‌ از پئے غسل بر کنارۂ جو
بحر مین مردمان بجم غفیر ‌ ‌ ‌ پہنے پاؤن مین موج کی زنجیر
نقطۂ جا بگیر دریائی تھے ‌ ‌ ‌ تھے بہار سیہ سے مینائی

ا کز زمین ۱۲ م ‌ ‌ ‌ لے بہار سبزہ ۱۲ غیاث

آئی ناگاہ اک سیہ چردہ ۔ پھر غسل اُس جگہ کھلی پردہ
تھی سیہ رنگ وہ سیاہ قلم ۔ مردم دیدۂ حیا و حشم
شجرِ دلبری کی وہ میوہ ۔ عہد خردی سے تھی مگر بیوہ
تھی وہ بنجر زمین نہ مزروعہ ۔ بے تردد تھا کار مرجوعہ
گلستانِ شباب بے مالی ۔ باغ سے دور باغ کا والی
نمکینی حسن برسرِ زور ۔ نہ نمکین ملکہ لامکان تک شور
دیکھ اُسکی وہ سانولی صورت ۔ حاضرین سب تھے با دلِ صورت
وان تھی وہ صورتِ پسندیدہ ۔ چشم مردم مین مردم دیدہ
خال رخسارۂ پری تھی وہ ۔ رنگ و روغن مین بس بھری تھی وہ
رکھتی تھی ایسا وہ ملیح نمک ۔ شور تھا جسکا بحر اعظم تک
کالا لکا نام پہنے جامہ سیاہ ۔ کالے گورون کو اُس سے الفت و راہ
دونون رخسار غیرتِ سوسن ۔ تھی شب قدر کی طرح روشن
خوشنما دانت وہ مسی آلود ۔ رشک نیلم غضب وہ رنگ کبود
سنگ موسی سے اُسکو لب کی نظیر ۔ دم عیسیٰ کی اُنمین تھی تاثیر
رشک آہو وہ سرمہ سا آنکھین ۔ پھر سودائیان بلا آنکھین
از پئے عاشقِ سیاہ گلیم ۔ مردم چشم تھین بلائے عظیم
تل سیہ گال پر بجوش رنگی ۔ گلِ سوسن پہ بچۂ زنگی
وہ اندھیری چہ زنخدان کی ۔ پُر خطر راہ آب حیوان کی
شکل انجیر چھاتیان موزون ۔ بھٹنیان اُنپہ دانہ زیتون
نرم اور صاف پیٹ رشک سمن ۔ جیسے چکیلی نیلگون ساٹھن
وہ سیر اندازِ سرمئی باریک ۔ جس سے ظاہر تمام حال رکیک

عاشقِ خستہ و سیہ خانہ — رنگ و روغن پہ اُسکے دیوانہ
وہ سرین دونون عاشقونکی جان — گولی گولی سیہ دو بادنجان
آگے اب راہ مین ہی تاریکی — کون سمجھے وہان کی باریکی
تلیا دھار چلنی وہ رانین — دور بخت سیہ کی ارمانین
کس سے خوبی مین تھی وہ کم زانو — کون تھا اُس سے ہو جو ہم زانو
آبنوسی ستون وہ ساق عجیب — چھو سکے اُنکو کون کسکے نصیب
کفِ پا جیسے برگِ گل نازک — وقت رفتار تیز اور چابک
رنگ رخسار دیکھ کر کالا — تھا غلام اُسکا ہر جنبش والا
اہل زنگ اُسکے قید گیسو کے — سارے بنگالی اُسکے ہندو تھے
نمکین حسن کا جہان مین شور — نہ زمین بلکہ لامکان مین شور
طالب دید ہوکے البتہ — چھوڑنے پر تھی کالی کلکتہ
وہ سیہ مست بادۂ خوبی — سب کو دکھلا کے اپنی محبوبی
دور ہو کر کنار دریا سے — ہوگئی ہمکنار دریا سے
گنگ مین آئی وہ برنگ چمن — نیلوفر کی جگہ کھلے سوسن
غسل کرتی تھین سب بجنس طریق — کالکا کی جو تھین انیس و رفیق
مطرب خوش نوا کنارے پر — گاتے تھے جا بجا کنارے پر
عمل گیسو سے وہ صبر شکن — ڈالتی دل پہ سیکڑون الجھن
نام رقص رَوان کہین مرفوع — اور کہین رقص مولوی مشروع
کہین رقص اصول راحت دل — دل گئے رقص کجکلاہ سے ہل
دل دوپارہ تھا چاریاری سے — واہ کا شور ہر کناری سے
دیکھین اب رنگ لائی گیا دوران — کس پہ ہو یہ سرور آفت جان

اگرچہ بخت و طالع ویران کردہ ۱۲ غیاث

تاک پرہین سیاہ مست خراب | جسطرح دخت رز پہ مست شراب

آبرو ریزی کالکا کی جوار کے کھیت مین کسی جوان عیار سے ملول و محزون آنا اُسکا خیمہ مین آلودہ گرد و غبار سے وارثون کے دل پر غم سے غبار آنا پنڈتون کا کلمہ تسکین زبان پر لانا

وہ جو ہے اس فسانے پر حاوی | بیان یہ ہوتا ہی اس طرح راوی

شکلین با آبرو وہ چشم سیاہ | برج ناہی سے جلہ کیوان جاہ

کالکا جب لب گذر پہونچی | اک سیہ کار کی نظر پہونچی

ہوئی مسکن کی سمت جب وہ روان | ہوا ہمراہ اُسکے یہ بھی جوان

کالکا درون خیمہ مقام | دور سے چشم باز سالک زام

لیلی دلستان کا وہ مجنون | شب کو پھرتا بہ نیت شبخون

وہ سیہ نامہ و سیہ کاسہ | صبر سے دور پر ز تلواسہ

تھا با مداد فتنہ انگیزی | در پئے فکر آبرو ریزی

قیس کی طرح بسمل لیلے | تھا نگہبان محمل لیلے

آخر آخر ہوا جو وقت شام | نکلی خیمہ سے وہ سیہ بادام

قرب خیمہ سے جانب صحرا | بہر حاجت روان ہوئی تنہا

کھیت تھا اک جوار کا وان پر | پہونچی وہ اُس جگہ بچا کے نظر

اُسمین داخل ہوئی وہ ہو مجبور | اُسکو جانا پڑا اسجا ے ضرور

اسطرف سے وہ کاسہ لیس جہان | کھیت تک آیا اُسکا پاکر نشان

پہونچا پاس اُسکے با ہزار خراش | مل گیا تل کے ساتھ کالا ماش

جا کے اُس سیر دراز دستی کی | دورا پنی سیاہ مستی کی

سلے اُس سیر کیے دلیرانہ | ہوئی نیلی انار بیدانہ

بیج جو ڈالتی جو مرد یہی | ہاتھ مین آگئی سنیچر کے
قطرہ پہونچا صدف مین نیسانکا | کھل گیا باب لطف و احسانکا
رگ و پے سارے ہوگئی ڈھیلی | سوسنی گال ہوگئے نیلے
گرد آگئین ہوئی ردا ساری | ہوئی کرتی بھی بدنما ساری
جابجا سے مسک گئی محرم | بار ایسا ہوا کمر ہوئی خم
کرچکا پورا پورا بدکردار | کاف ران پردہ کا فرانہ دا
(کنایہ از اندام نہانی ۱۲ غیاث)
چھوڑکر اوسکو راہ گھر کی لی | رہی تنہا وہان وہ سرو سہی
وہ تو وہان سے گیا بخوش حالی | رہگئی روتی یہ حیا والی
نکلی وہ کھیت سے پریشان وار | پہونچی خیمے مین جان سے بیزار
دیکھ اُسے وارثون نے افسردہ | بولے تو کیون ہوئی دل آزردہ
گرد آگئین ہی کیون ردا تیری | کیون یہ کرتی ہی بدنما تیری
ہاتھ کسنے ہے زلف پر مارا | کسنے لوٹا یہ عنبر سارا
کیون پریشان ہی زلف کا ہر بال | کیسے مشکا بنا ترا تیتر بال
پرسش یکہ گر سے ہو مجبور | حال ماضی کہا سب اُنکے حضور
سُنکے یہ ذکر ناپسندیدہ | ہوئی ہر ایک شکل رنجیدہ
پنڈتون نے جو یہ خبر پائی | اُنکی تجویز مین یہ بات آئی
کہ نہین ہی یہ فعل بد ہرگز | کوئی اسمین کرے نہ کد ہرگز
کیا کوئی سمجھے اسکی باریکی | آب حیوان ہے زیر تاریکی
کسکے اقبال کا ہی یہ پایہ | ایسی رحمت کا کسپہ ہی سایہ
تذکرہ ہے یہ قابل تحریر | واہ کیا خوب اسکی ہی تقدیر
تھی یہی پنڈ اُنکے مُنہ سے مگر | فلک پیر کو تھی فکر دگر

دیکھیے کیا زمانہ لائے رنگ | چشم باطن سے کیا دکھائے رنگ

کالکا کا مسلمان ہوکر بسلسلۂ دختری کوتوال کے گھر جانا
اور بہ تبدیل نام اصلی نسیم النسا نام پانا

سرہی جامہ رادہی دانا | کہتا ہو اس طرح وہ فرزانا
کہ سُنے کالکا نے جب یہ کلام | پنڈتوں سے کہ تھے جو ذی اکرام
لاکھوں بل کھائے صورتِ گیسو | دل کی جنبش نے بدلے سو پہلو
پنڈتوں سے بھڑی بلا ہوکر | یوں لگی کہنے وہ خفا ہوکر
نہیں کرتی پسند میں یہ دین | اسمیں اچھا نہیں کوئی آئین
کہکے یہ بات سخت گھبرائی | کوتوالِ پولیس تک آئی
لے لیا جام کوتوال وہیں | پائی اُسمیں بیا ہوئی تسکین
بولی میں پہلے دین سے گھبراکر | اور حضوری میں آپ کی آکر
پڑھتی ہوں صاف دل سے بی اشباہ | کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
ہوگئی اپنی قوم سے بیزار | پاس آنے نہ پائے وہ زنہار
ہوئے عاجز تمام خویشاوند | نہ سنی ایک بھی کسی کی پند
بولے وہ سب کہ سب سیہ خانہ | ہمسے اب ہوگئی تو بیگانہ
تو ہمارا اوتار دے زیور | اُٹھی کُتیہ کام وی سیہ اختر
اُسنے کچھ بھی نہ انتظار کیا | زیور اُنکا وہیں اوتار دیا
مانگ کر کوتوال سے چادر | ڈھانکا سارا بدن وہ سر تا سر
اولیں جامہ بھی اوتار دیا | مانگنے کا نہ انتظار کیا
شحنۂ شہر مہربان ہوکر | اُسکا مُنھ بولا ہوگیا وہ پدر
نور بافان شہر نے جو سُنا | اُسکے ایمان لانے کا چرچا

زر جندہ وہ لاے چار ہزار ۔ اوسکو اوس نقد پر کیا مختار
لے گیا شحنہ جلد اپنے گھر ۔ وہ زرِ نقد اور وہ دختر
اوسکو دختر کی طرح گھر مین رکھا ۔ غم کسی طرح کا نہ آنے دیا
عمدہ بنوا دیا اوسے زیور ۔ ریشمی کپڑے قیمتی بہتر
کھانے ایسے کہ جسمین مشک کی بو ۔ ترک ہو جاے کھاے گر ہندو
مثل فرزند وہ لگی رہنے ۔ شاد و خرسند وہ لگی رہنے
طرز اسلام اختیار کیا ۔ دین کی باتون پہ دل نثار کیا
اوسکی خاطر سبھون کو تھی منظور ۔ گھر مین اوسکو سمجھتے آنکھ کا نور
سب نسیم النسا لگے کہنے ۔ نام یہ دلربا لگے کہنے
وہ کھلونا تمام گھر کی ہوئی ۔ مردمِ چشم ہر نظر کی ہوئی
اوج پر اوسکا کیون نہو اقبال ۔ ملنے والا ہے علم و فضل و کمال

درخواست نسیم النسا کی واسطے ایک معلم کے کوتوال سے جہت تعلیم نماز اور پڑھنے کلام مجید کے اور آنا ایک معلم کہن عمر کا راہ بعید سے

راویِ قصۂ سر مہی سربال ۔ کرتا ہی اسطرح بیان یہ حال
کہ وہ سرو ریاضِ جلوۂ ناز ۔ آئی نزدیک والدِ ممتاز
یعنی تھا وہ جو شحنۂ شہری ۔ بولی اوس سے وہ گوہر بحری
مجکو سکھلایئے کلام دین ۔ یعنی پڑھوایئے کلامِ دین
اور بتلایئے طریق نماز ۔ تا کہ پیش خدا مین ہون ممتاز
طرز بتلایئے شریعت کا ۔ جس سے رستہ ملے طریقت کا
علم دین میرا ہو معینِ دل ۔ زنگ سے دور ہو نگینِ دل
کوئی استاد ہو پسندیدہ ۔ سن رسیدہ ہو اور جہاندیدہ

اوس سے پڑھوائیے کلام مجید — تاکہ خوش مجھسے ہو خداے وحید
پاس میرے رہین ہر آئینہ — صاف سینہ زنان دیرینہ
رات دن یہ ہی مشغلا ہووے — پارسایون کا تذکرا ہووے
صالحہ عورتون کا ذکر رہے — تا سعادت ملے وہ فکر رہے
کار دنیا بھی وہ رہین جاری — جس سے راضی ہو خالق باری
صالحینون سے ہوے یارانہ — دور ہوئین زنان بیگانہ
عورتین پاس ہون حیا والی — تا نہ گھر دیکھ لے بدافعالی
پردہ داران درہون نیک شعار — پردگی پردہ درہون زنہار
ہووے اُستاد نیک باتکریم — پارسا جسکے کرتے ہون تعظیم
متقی ہو وہ پایۂ اعلےٰ — اہل تقوی مین ہو حیا والا
خوف رب جہان سے دل ہو دونیم — جانتا ہو قواعد تعلیم
چہرہ روشن ہو نور کے مانند — نہو بابا کپور کے مانند
جمع ہے میرا وہ جو زرکثیر — اوس سے میری بڑھائیے توقیر
میری تعلیم خیر مین ہو وہ خرچ — نہ کبھی کار غیر مین ہو وہ خرچ
بولا یہ سنکے شحنۂ والا — کاسے مہین پایہ زینت کالا
خوش ہوے سنکے ہم تری تقریر — کرتے ہین ایسی ہی ہم اب تدبیر
آفرین تیری راے پر تحسین — تجکو پہناے حق لباس زین
یہ کہا اور بولا یا اک اُستاد — بہر تعلیم دخت نیک نہاد
آیا اک ذی ہنر حیا والا — عالم دین بمرتبہ بالا
سانولا رنگ قطع کردہ امید — دست موسی کی طرح بال سفید
جیسے ایوب صبر مین یکتا — مثل عیسےٰ مجرد و تنہا

ہم سبق خضر تھا وہ نیک اساس
اوسکو حاصل تھی صحبت الیاس

واقف نکتۂ کتاب خضر
علم باطن بھی اوسکے زیر نظر

باندھے سر پر عمامۂ مشکی
اوسکے زیر نظر تر و خشکی

کم سخن اور کم خورد کم خواب
کاشف نکتۂ حدیث و کتاب

ملی رہنے کو اک جگہ بہتر
تاکہ اوسمیں پڑھا کرے دختر

حصول نعمت علم قرآنی اور سیکھنا نماز نسیم النسا کا اُستاد صاحب الفا سے اور شب و روز مصروف عبادت رہنا ہمراہ ہمزادان باحیا

راوی نکتہ سنج مرد لبیب
ایسا کرتا ہے ذکر دخت ادیب

آیا مکتب میں جب وہاں اُستاد
ہوئی حاضر وہ دخت نیک نہاد

سر جھکا کر ادب سے کی تسلیم
بیٹھی آداب سے بعد تعظیم

کھولی اوسنے کتاب بہر سبق
گلستاں بن گیا ہر ایک ورق

پہلے بسم اللہ پر پڑی جو نگاہ
کہا اُستاد نے ہے یہ بسم اللہ

اسم گرامی بہ بزم محبوبی
کہہ تو بسم اللہ باخوش اسلوبی

تسمیہ کہکے وہ بہ رعنائی
الف اور بے زبان پر لائی

نقطۂ حرف خال روئے حور
حرف اک اک سیاہ مست غرور

تھی وہ بین السطور سطر کی جان
زیر ظلمات چشمۂ حیوان

کالی کالی وہ حرف شکل عین
ناظران جہان کی نصب العین

پڑھ گئی وہ بہ فضل رحمانی
از الف تا بیائے تحتانی

یاوری پر ہوا جو اوسکا دور
آگیا سارا قاعدہ فی الفور

بخت رہبر تھا بر سر یاری
آئی قرآن پڑھنے کی باری

پڑھ چکی جلد وہ کلام مجید
اوس سعیدہ نے پائی راہ سعید

رحل اک آبنوس کی زیبا
اوسپہ رکھ کر کلامِ پاک خدا

راحتِ روح تھا کلام جلیل
اوسکو پڑھتی تھی روز باترتیل[۱]

حرف حرف اُسکے سب پسندیدہ
نقطے ہمرنگ مردمِ دیدہ

قندسے بڑھکے اوسکا ہر پارہ
پڑھنے مین لذتِ شکر پارہ

معنی دل پسند و پر مضمون
پڑھنے والے پہ رحمتِ بیچون

جاے عبرت پہ دل کا ہل جانا
جاے رحمت پہ حق سے ملجانا

تھا تلاوت سے کام اوسکو روز
پڑھتی تھی وہ مدام اوسکو روز

پیش اُستاد روز اوسے آنا
اک دو پارے اُسے سنا جانا

مہربان اوستاد والا جاہ
کبھی کرتا نہ اوسکی سمت نگاہ

وہ بھی نیچی نگاہ رکھتی تھی
شرم سے رسم وراہ رکھتی تھی

تھین جو پاس اوسکی ہم سن وہمراز
خرد و زیرکی مین سب ممتاز

مشتری پایہ و ثریا جاہ
جملہ نو خیز دبکرو کج نگاہ

کوئی خوش ذکر حق سے ہوتی تھی
کوئی خوف خدا سے روتی تھی

جو کیون پر سمجھا کے وہ قالی
فرض ادا کرتی تھین حیا والی

گھر وہ جنت تھا ہر قصور سے دور
حورین اوسکی مکین سراپا نور

لطف دیتی تھی شب کی بیداری
رات کٹتی تھی ذکر مین ساری

شوق تھا پچھلی شب تہجد کا
پایا تھا مرتبہ تو حد کا

دور تھی نیند کی گرانباری
ذکر مخفی تھا تا سحر جاری

ہوگئین جملہ وہ بت قصری
زہد و تقوے سے رابعہ بصری

ہے نسیم النسا کا بخت بلند
ہونے والا ہے پایہ اور دوچند

ملنے والا ہے اوسکو ایک امیر
عقد اوس سے کراتی ہے تقدیر

[۱] [illegible]

[illegible]

پہونچنا نسیم النسا کا بمبئی مین بہ ارادہ حج ہمراہ اوستاد نیک شعار کے
اور پیغام نکاح عمدۃ الملک ایک امیر دکن کا نسیم النسا سے ذریعہ اُستاد مین اقرار

راوی نکتہ دان سیہ گیسو ہم نفس میرا اور ہم پہلو
یون بیان کرتا ہے وہ حال نہفت کہ نسیم النسا گرامی دخت
آئی اک روز وہ بوقت سحر پیش شخنہ جسے کہا تھا پدر
کہا اے والد ہمایون جاہ مین تری چشم دوربین کی نگاہ
دل مین آتا ہے حج مین کر آون اس سعادت کو لے کے گھر آون
باپ یہ سنکے مرحبا کہہ کر کہا اچھا ہے جا بہت بہتر
سفر حج کا کر دیا سامان ساتھ اوسکے ہوے سعید جہان
ہوا اُستاد مہربان ہمراہ لی بنارس سے بمبئی کی راہ
بعد قطع منازل مشکل بمبئی مین ہوے وہ سب داخل
اک جگہہ وہ جو دلپسند آئی سب نے جاے قیام ٹھہرائی
چندروز اوس جگہ قیام رہا سفر حج کا انتظام رہا
وہ نسیم النسا حیا والی ذکر حق سے نہ تھی کبھی خالی
تھا قریب اوس جگہ سے ایک مقام وان پہ ٹھہرا تھا اک رئیس کرام
آسمان جاہ و مشتری پایہ اوسکے ہمراہ حج کا سرمایہ
سب علو پایہ اوسکے ہمراہی ساتھ اوسکے مراتب و ماہی
تھا دیار دکن کا وہ ساکن خوبرو خوش سیر شباب کے دن
ذی مروت امیر ابن امیر صاحب خلق و پر نمک تقریر
عمدۃ الملک تھا لقب اوسکا کم تھا سرمایۂ طرب اوسکا
دل تھا سیماب کی طرح بیتاب بلکہ آتی تھی اوس سے بوی کباب

گرمی آہ سے تھا چہرہ زرد　　سوز کے ساتھ بیٹھا درد

جس جگہ پر مقیم تھا یہ لبیب　　تھی نسیم النسا وہان سے قریب

اوس گھڑی پڑھ رہی تھی حق کی کتاب　　اوٹھ گیا ناگہان جو رخ سے نقاب

عمدۃ الملک کی پڑی جو نگاہ　　لگ گئی آگ دل مین کھینچی آہ

پیچ کاکل مین دل پھنسا جاکے　　اک دھوان دھار تھی بلا آکے

کھو دیے ہوش نوک ابرو نے　　زہر کا ڈنک مارا بچھو نے

پڑ گئی اک نظر جو معمولی　　چشم آہو سے چوکڑی بھولی

دل مین کرنے لگا وہ یہ تدبیر　　کب مددگار ہوگی یہ تقدیر

کب وہ دن ہو یہ نازنین ملجائے　　دیکھیے کب تفکر دل جائے

کوئی تدبیر جب نہ سوجھی اور　　اوسکے استاد سے ملا فی الفور

مہربان جب وہ اوسکو پاتا تھا　　روز خدمت مین اوسکی جاتا تھا

بولا اک روز استاد شفیق　　رہرو منزل رہ تحقیق

کاہے مین پایہ ہو ثریا جاہ　　کیون لبون پر ہے تیرے ہر دم آہ

نوجوانی پہ یہ نقاہت ہے　　دور چہرے سے کیون ملاحت ہے

کیسا صدمہ بتا یہ دل پر ہے　　بار کیون جان مضمحل پر ہے

ڈبڈبائی ہین تیری آنکھین کیون　　کیون ہے تبدیل تیری صورت یون

قوت جسم مین کمی کیون ہے　　ساتھ والون سے برہمی کیون ہے

نیند کھو کر یہ جاگنا کیسا　　ہو کے مضطر کراہنا کیسا

پائے اوس سے جو ایسی ہمدردی　　مہربانی کی قوت مردی

کہا اے مہربان قوت دل　　تو جو چاہے تو کچھ نہین مشکل

آرزو دل کی ہو ابھی حاصل　　شاہد مدعا سے ہون واصل

بولا وہ اوستاد سنجیدہ ۔ کا سے نکو سیرت پسندیدہ
کیا ترا کام ہے بتا مجھسے ۔ راز مخفی کو مت چھپا مجھسے
بولا اوس سے جو مہربان پایا ۔ راز مخفی زبان پر لایا
کہ مین ملک دکن کا ہون سرور ۔ مر گئی آہ میری ہمسر بستر
تھی وہ محبوبہ پری پیکر ۔ راحت روح وزینت بستر
مر گئی آہ وہ پری رخسار ۔ اوسکے غم نے کیا مجھے بیمار
سفر حج پہ کرکے آمادہ ۔ لایا یہان تک مجھے دل سادہ
آپ کے ساتھ ہی جو یہ محبوب ۔ نمکین حسن صورت مرغوب
ایسی ہی تھی وہ زوجۂ کم سن ۔ تھے سرور اور انبساط کے دن
پڑ گئی آج اسپہ میری نظر ۔ وہی یاد آئی نازنین دلبر
آپ چاہین تو کیا نہین ممکن ۔ پھر پلٹ آئین میرے عیش کے دن
عقد ہوجاے اوس پری رو سے ۔ نازنین مشکفام گیسو سے
سنت مصطفےٰ ادا ہوجاے ۔ حاجت دل مری روا ہوجاے
دور وہ میرا غم پرانا ہو ۔ از سر نو وہی زمانہ ہو
سنکے یہ بات اوستاد زمن ۔ غور مین آیا وہ گرامی فن
بعد غور و تامل کامل ۔ کہا اچھا مگر پریشان دل
یہ ترا ذکر اوسے سناتا ہون ۔ جو ملیگا جواب لاتا ہون

سعی اوستاد سے عمدۃ الملک کے نکاح مین نسیم النسا کا آنا اور بعد خلوت ہمبستری خطاب دلربا بیگم کا پانا

راوی نکتہ دان گرامی جاہ ۔ سرمۂ چشمان مشک مو کی نگاہ
اسطرح کہتا ہی وہ خوش تقریر ۔ کہ وہ اوستاد صاحب تدبیر

افتخار زمان مہین پایہ | دختر مشک موکے پاس آیا
کہا ای نور چشم راحت جان | ہی سعادت تری جبین سے عیان
تجکو بخشا خدا نے علم و یقین | حق سے حاصل ہی پایہ آئین
خوبیان تجھ مین سب ہین باتمکین | لیک باقی ہی ایک رکن دین
یعنی ہی وہ نکاح نیک انجام | کر اسے تا ہون خوش رسول کرام
ہی یہان ایک امیر ذی پایہ | رحمت حق کا اوسپہ ہی سایا
عقد پہلے ہی حج ہی بعد ازان | گر نہین عقد تو ہی حج بھی کہان
ای بچشم جہان پسندیدہ | تو نہین سے ابھی بیاہا ندیدہ
نہین معلوم کیا ہو آیندہ | لاسے کیا رنگ چرخ گردندہ
کہین دھوکا نہ دے تجھے شیطان | رہزن دین یہ دشمن ایمان
سن یہ اُستاد سے وہ نیک چلن | لگی کہنے کہ اسے صفا دامن
خلتے پر سے کسکو آگاہی | راہ مین ہو کہین نہ گمراہی
اسے کہن پیر نکتہ دان دانا | تو نے جو کچھ کہا اُسے مانا
سے وہ منظور تو جو فرماسے | دسے خبر اوسکو عقد ہو جاسے
پائی جسدم امیر نے یہ خبر | ہوا تیار عقد کرنے پر
دونون جانب سے نیک تھے جو نصیب | ہوگیا عقد مل گئے دو حبیب
تھا جہان وہ امیر نیک سیر | آئی وہ نازنین ہمایون فر
زیور زر جواہرات تمام | جامہ ریشمی طلائی کام
سب دیا اوسکو اور پہنایا | جب ہوئی رات اوسکے پاس آیا
دل تمنا مین اوسکی تھا مملو | ہوگیا اوس سے جلد ہم پہلو
بوسے رخسار نازنین کے لیے | کبھی لب اور کبھی جبین کے لیے

دیکھی جسدم بہار نارنگی — ہوگئی دل سے دور دلتنگی

دست امید تھا کمر کا اسیر — حلقہ افگن بصورت زنجیر

جوش مستی کا جب ہوا دھاوا — توسن تند کو دیا کاوا

ہوگئی ہمکنار وہ باہم — ایسے جسطرح ہو خط توام

دیر تک جب رہا وہ ہم پہلو — جوش مین آگئی صمین بانو

شربت وصل سے ہوے سرد — ہوے قلب و جگر سے گرمی دور

ابر نیسان سے پہونچی طرفہ تری — صدف آرزو گہر سے بھری

رکھتی تھی وہ جو بانوے خانہ — تھیلیون مین انار بیدانہ

دست بردی کی ہاتھا پائی سے — تھی زبون قوت آزمائی سے

تھی فسردہ انار گلزاری — لٹ گئی ایک دم مین پھلواری

او نپہ جو تھین مصیبتین ہولین — ہوئین نیلی دو گولیان گولین

صدمے لیسے انار پر آئے — سوسنی پھول دونون کھلائے

بردو آورد کے تصادم سے — خوشہ نکلا شگاف گندم سے

پایا سرسبز یون یہ باغ نظر — آگئے ہاتھ طرفہ طرفہ ثمر

نار دلسوز ہوگئی ٹھنڈی — جھک گئی جو ہوا پہ تھی جھنڈی

بیل زن نیک سے نہ گھبرایا — آب تا کشت نل سے پہونچایا

پائی دونون نے اپنے دل کی مراد — ہوے عیش و نشاط سے آباد

اوٹھے بستر سے شادمان ہوکر — مقصد دل سے کامران ہوکر

تھا نسیم النسا کا بخت بلند — پاے شوہر سے پایہ ہای بلند

چھٹ گیا تھا جو ہاتھ سے کیسہ — حالت کفر مین زر و زیور

ملگیا پہان یہ اوسکو حدسی زیادہ — کیا تعجب یہ ہے خدا کی داد

طرفہ تر اک سے اک ملے گہنے
جامۂ قیمتی بہت پہنے

گوہرین سلک و قیمتی مالی
کیا نہ تھی کیا نہین پہن ڈالی

جو خدا کا ہوا دل و جان سے
نہ پھرا اپنے عہد و پیمان سے

اوسکو دیتا ہی حق بہی پایہ
ہے یہ کیا اس سے بڑھکے سرمایہ

جب پدر کے تھی گھر مین یہ دلبر
تھی یہ دختر مگر تھی دست نگر

آئی اسلام مین جو یہ محبوب
ملگیا کیسا پایۂ مرغوب

ظلمت کفر گم ہوئی ساری
ہوئی اسلامیون مین وہ پیاری

دلبری سے نہ تھا خطاب بہی کم
ہوئی مشہور دلربا بیگم

خدمتی از لے ہوا داری
کرتے تھے سب کے سب پرستاری

خود اوسکو تشجیر دو دیبا
انکی مالک تھی وہ بت زیبا

اپنے شوہر کی تھی وہ جسم کی جان
وہ بہی اسکو سمجھتا جان جہان

دونون کہلاے لیلی و مجنون
یان جو لی قصد ہوگیا وان حج ن

ملی دونون کو دولتِ کونین
عیش و عشرت سے دل نے پائی چین

ابر رحمت کا سر پہ ہے سایہ
ملنے والا ہی دوسرا پایہ

اوسکو بہی لکہہ وحید خوش تحریر
کہ کہان لے گئی انہین تقدیر

روانگی نسیم النسا کی مع ہمراہیان ہمراہ عمدۃ الملک بسواری جہاز جانب کعبۂ معلا اور حرم محترم مین پہونچکر پہر جانا بسوی عرفات بحصول حج بہ نیت صدق و صفا

راویِ نکتہ سنج والا جاہ
سرمئی جامہ و سیاہ کلاہ

اسطرح سے بیان کرتا ہے
لوح دل پر نشان کرتا ہے

کہ رہے سب وہ بمبئی مین جب
بولا اک دن امیر ذی منصب

حج کی تیاریاں کرو فی الفور
چلو اسباب لے چلو فی الفور

آگ بوٹ ایک جانیوالا ہے
خوب ہی اپنا دیکھا بھالا ہے

سنکے یہ بات ہوگئے سب تیار
چڑھ گئے آگ بوٹ پر اکبار

اوسکا استاد دین کا سرمایہ
اور سب ہمرہان نکو پایہ

سب ہوئے اوس امیر کے ہمراہ
وہ مہین پایہ اور ثریا جاہ

تیز رفتار خوب تھا وہ جہاز
تھا ہر اک آگبوٹ پر ممتاز

ہوگیا تھا دھوئین سے وہ کالا
تھا دھوئین کی بھی چال سے بالا

بنگیا دود جا کے گردون تک
سرمۂ چشم اختران فلک

بحر اعظم یہ اوسکا سایا تھا
دود کا اوسمین عکس آیا تھا

اوسکی مستول طرفہ وضعدار
نظر آتے تھے اوسمین لطف ہزار

تھے طویل اور رنگ مین کالے
جسکے سایہ تلے حبش والے

کوئی توتق مین رکھتا اپنا قیام
کوئی عرشے کو سمجھا عرش مقام

تھا کوئی لانگ بوٹ کے اندر
اور قیبل مین کسیکا تھا بستر

کوئی رکھتا تھا جالی بوٹ سے کام
اپنا سمجھا تھا اوسجگہ آرام

تھا دبوشہ سرور کا مسکن
تھی وہ جائے قیام میر دکن

عمدۃ الملک و دلربا بیگم
تھے بہم جسطرح خط توام

بمبئی سے ہوا جہاز روان
نظر آیا سقوطری کا نشان

ہر جزیرے مین بے محن پہونچا
سب کو طے کر گیا عدن پہونچا

تھا جدودہ بھی اوسکے زیر پا
طے کیا اوسکو پہونچا قمرانغا

رہگیا پیچھے باب اسکندر
آگے جدے کا آگیا بندر

پہونچے جدے مین دور وہ غم بھی
باندھے احرام سب یلملم سے

نہر جاری حضور مشتاقان ۔۔۔ جس طرح اشک چشم عشاقان

نمرہ تھی جو مسجد عالی ۔۔۔ تھی کہاں حاجیوں سے وہ خالی

وہاں ہوا فرض ظہر و عصر ادا ۔۔۔ خطبہ ارکان حج کا سب نے سنا

عصر سے شام تک وہ ذی اکرام ۔۔۔ رہے استادہ باندھے سب احرام

خطبہ سنتے رہے اناث و ذکور ۔۔۔ کوہ سے کوئی قرب کوئی دور

جو کھڑے تھے وہاں پڑی تھی یہ ۔۔۔ رحمت حق کا اونپہ تھا سایہ

ختم خطبہ کے بعد جب ہوئی شام ۔۔۔ پہونچے مزدلفے میں وہ خاص و عام

جاکے ماریں منا میں وقت سحر ۔۔۔ کنکری سات پہلے جمرے پر

دوسرے روز اور تیسرے بھی ۔۔۔ تھی یہی سات سات کی گنتی

ہر جگہ پر وہاں براہ سرور ۔۔۔ شاد قربانیوں سے ذی مقدور

آئے سب وہاں سے پھر سوئے حرم ۔۔۔ طوف کعبے سے پای لطف اتم

دوڑے آخر صفا سے تا مروہ ۔۔۔ ہفت کرت وہ سب صفا فرہ

طی ہوئے رکن حج ہوا مقبول ۔۔۔ آگیا یاد سب کو شہر رسول

روانگی قوافل بعد حج جانب مدینہ طیبہ اور وہاں کی زیارات و دیگر حالات کا بیان اور پھر وہاں سے واپسی جانب کعبہ خدائے رحمان

راوی مشکفام نیک خصال ۔۔۔ یون بیان کرتا ہے یہ افسوس حال

کہ پس حج قوافل عالم ۔۔۔ ہوئے عازم سوئے مدینہ بہم

کوہ و صحرا کی سیر کرتے ہوئے ۔۔۔ قلب سے نفی غیر کرتے ہوئے

منزلیں طے کیے چلے جاتے ۔۔۔ شوق طیبہ سے دل سلے جاتے

وہ نسیم النسا معین بانو ۔۔۔ اپنے شوہر کے ساتھ ہمزانو

دونوں محمل میں شاد باآرام ۔۔۔ بارکش دو بعیر تیز خرام

دونون آپس مین گرم نظارہ — دور کوسون خیال ناکارہ
کہتے تھے کب مدینہ آئے نظر — کب پڑین یہ نگاہین روضے پر
کہہ رہے تھے یہی کہین وہ ہمین — کہ ملے جلد یثربی وہ زمین
وہ ہوا وہان کی طرفہ راحتِ روح — ہوگئے دور سب کثافتِ روح
دلپسند جہان وہان کی گیاہ — ہوتی تھی دیکھنے سے سبز نگاہ
کوہ سب پر شکوہ و با عظمت — پائی گردون نے ایسی کب رفعت
نخل خرما تھے قامتِ محبوب — اونکے خرما لذیذ اور مرغوب
خاک اوس سرزمین کی عنبر بو — مشکبو اوس دیار کی مشکو
نخل خرما پہ وہ خوش الحانان — طائر خوش نوا غزل خوانان
یک بیک آگیا جو پیش نگاہ — گنبدِ روضۂ معلے جاہ
ہر شتر کو تھا اپنی چال پہ ناز — ہر قدم تھا سوے مدینہ دراز
کیا بیان ہو دلون کی کیفیت — طرفہ حاصل تھی اوس گھڑی لذت
سامنے روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — نور ربِ جلیل مشعلِ راہ
ہوگئے سب مناخ مین داخل — پھر ہوے وہان کی کاخ مین داخل
وانکے اک ایک قصر با تمکین — خلد سے بھی صفا وہان کی زمین
نظر آتا تھا وقت نظارہ — ریزۂ ہر حجر شکر پارہ
وان کا پانی لطیف شیرۂ جان — جسپہ تسنیم جان کرے قربان
نہر اک ایک با صفا جاری — شہر و صحرا مین جا بجا جاری
لوگ وانکے خلیق خلق مین طاق — اس صفت مین وہ شہرۂ آفاق
روضۂ پاک مین وہ عشق بدل — ہوے بابُ السلام سے داخل
دلربا بیگم اور امیر کبیر — گیسوے مصطفےٰ کے دونون اسیر

روضۂ پاک کے قریب آئی ۔ درد دل سوی طبیب آئی

درد دل سے بلند تھی یہ صدا ۔ کہہ گیا جیسے جامی دانا

یا نبی اللہ السلام علیک ۔ انما الفوز والفلاح لدیک

بسلام آمدم جوابم دہ ۔ مرہم بہ دل خستہ ام نہ

بس بود جاہ و احترام مرا ۔ یک علیک از تو صد سلام مرا

من نرفتم طریق سنت تو ۔ ہستم از عاصیان امت تو

خواہم از شوق دست بوس قدم ۔ دست بیرون کن از یمانی برد

وہ نسیم النسا ہمایون خیر ۔ زیر جالی کھڑی بطرز نکو

لب سے جاری سلام شوق کو ساتھ ۔ کہہ رہی تھی یہی وہ جوڑ کی ہاتھ

ای نبی امم سلام علیک ۔ بحر جود و کرم سلام علیک

الصلوۃ ای شہنشہ دوران ۔ السلام ای رسول فخر زمان

در پہ حاضر ہی تیرے یہ ناچیز ۔ کمترینہ کنیز بے تمیز

لوٹ دنیا سے پاک دامان کر ۔ پیرو راہ نیکنامان کر

دور دنیا کا سب ملال رہے ۔ رات دن تیرا ہی خیال رہے

جان نکلے تری محبت مین ۔ کام آئے تو ہر مصیبت مین

ہر طرف تھی سلام کی آواز ۔ پڑھ رہے تھے درود سب نیاز

مسجد پاک (الحق تھی) ہمایون فرش ۔ کب مقابل تھا اس سے اطلس عرش

سب طلا کار مسجد عالی ۔ خط طغرا سے تھی نہ وہ خالی

جھاڑ و فانوس ہر طرف روشن ۔ بیل و بوٹو نکا کھل رہا تھا چمن

منبر مسجد معلی جاہ ۔ اپنے پایہ پہ تھا ثریا جاہ

جائے محراب نور سے معمور ۔ بتیان چار موم کی پر نور

سقف پرنور پاک و صاف ستون | ماہ پر مارتے تھے لات ستون
سنگ مرمر کی نصب وان پہ شجر | اونمین روشن گلاس زیر نظر
ہانڈیان گرد روضہ والا | روشنی کا کیے ہوے ہالا
مسجد جامع کلام مجید | تھی نہ وہ مسجد نبی سے بعید
مسجد پاک مین بہ لطف علو | محفل مولد نبی ہر سو
فقہا اس عمل کے سب عامل | علما با ادب وہان داخل
کیا تھا وہ جسکا انتظام نہ تھا | کوئی وان منکر قیام نہ تھا
تھا جو وہ روضۂ معلے جاہ | اوسکا پردہ نفیس سبز و سیاہ
تھی سیاہی پہ طرفہ زرکاری | نظر آتی تھی قدرت باری
پر فضا وہ احاطۂ معمور | کیا نظر ٹھہرے تھا سراپا نور
ہانڈیان بتیان سبھی روشن | نور سے روضۂ نبی روشن
باب جبریل اور نسا و مجید | باب رحمت یہ سب تھے لائق دید
کیون نہ باب السلام ہو ممتاز | رکھتا تھا روضۂ نبی سے نیاز
بوستان تمر قریب صحن | واہ کیا خوب تھا نصیب صحن
حسن یوسف سا اک کنوان عنا | تنگ جیسے دہن زلیخا کا
ہر طرف سے نمازیون کی دھوم | جسطرف دیکھو اہل دین کا ہجوم
رہنما گر کسیکو مل جاتا | تو وہ بس جانب قبا جاتا
فاتحہ خوان تھا کوئی سوے بقیع | وانسے لاتا تھا پاے ہای رفیع
کوئی صحرا کی سیر کو جاتا | احد و قبلتین دیکھ آتا
قافلے والون نے پڑھی بہ نیاز | آٹھ دن مسجد نبی مین نماز
قافلے کے وہ سب کے سب مردم | ہوے رخصت وہانسے روز نہم

سب مع الخیر آئے گئے ہین — وہان کی کر سیر آسئے گئے ہین
گئے سب لوگ اپنے اپنے گھر — ہوے رخصت طواف رخصت کر

پہونچنا نسیم النسا کا ہمراہ قوافل مدینہ منورہ سے حرم محترم مین اور پھر روانگی حرم مکرم سے جانب ہندوستان اور ملنا بنارس مین کوتوال والا حشم سے

راوی ذی شعور و علامہ — حاجی کعبہ نیلگون جامہ
ایسی کرتا ہے مجھسے بیان تقریر — کہ پس طوف وہ دکن کا امیر
ہمرہ زوجہ نکو سیرت — خانہ کعبہ سے ہوا رخصت
پیش باب حرم وہ جان جان — یون لگا کہنے ای خدای جہان
ہون کسی غم کا مین نہ دامنگیر — ہان رہون زلف احمدی کا اسیر
تیری الفت سے دل ہی معمور — رہے تیرے حبیب کا مذکور
زوجہ دلستان رہے خرم — مشکبو میری دلربا بیگم
خانہ آباد مین رہون یارب — غم سے آزاد مین رہون یارب
دلربا اوسکی پیش بیت رب — اسطرح تر زبان تھی زیر لب
ای خدا میرے پالنے والے — لغزشون سے سنبھالنے والے
کفر چھوڑا دیا تونے ای باری — شرک نے پائی ذلت وخواری
دور کر کفر کی بد آئینی — مجکو دی تونے دولت دینی
پایا شوہر بھی مین نے ذی رتبہ — صاحب جاہ اور مین عتبہ
رکھ اُسے شادمان بعیش و سرور — دولت دین سے وہ رہے معمور
میرا وہ باپ کوتوال شفیق — مرحمت تیری اوسکے ہوئی رفیق
تیری رحمت سے وہ نہوئے دور — دونون عالم مین ہوسے عیش و سرور

اوسکی اولاد ہو سعید جہان
نیکنامی مین ہو وحید جہان

دین و دنیا مین پائے وہ دولت
رہے اوسپر کھلا در بہجت

دور ہوئین نہ تیری رحمت سے
نور بافان شہر کاشی کے

دولت بے زوال اونکو دے
دین کا ہر اک کمال اونکو دے

کہکے یہ وانسے با دل مرغوب
ہوے رخصت وہ طالب و مطلوب

طوف رخصت سے ہوکے وہ ممنون
ہوے باصد وداع سے بیرون

گھر کو راہی ہوے وہ جان جہان
چلے کعبہ سے سوی ہندستان

اک شب و روز طے ہوئین منزل
پہونچے جدے مین برلب ساحل

چڑھکے مرکب (ای جہاز ۱۲) پہ دونون باآرام
بمبئی پہونچے وہ بلند مقام

سب مع الخیر پہونچے ہمراہی
دور از انتشار جانکاہی

ہوا عازم جو یاد آیا وطن
وہ امیر دکن بسوی دکن

اوس سے بولی وہ دلربا بیگم
کاے مرے عضو عضو کی محرم

ایسی کہتی ہی میری گرمی خون
تو جہان جائیگا وہان مین ہون

لیک اک عذر ہی جو ہوے پسند (ای محبت ۱۲)
عرض اوسکو کرے یہ حاجتمند

کہا اوسنے کہ اے مری بانو
تو تو ہے میرے دل کی ہمپہلو

کیا ترا کام ہے بتا فی الفور
اپنے مطلب کا دے پتا فی الفور

بولی وہ مہربان ثریا جاہ
تیرے سر پر مدام ظل اللہ

وہ بنارس جسے ہی گنگ سے بہر
باپ میرا وہان ہے حاکم شہر

اوس سے ملکر چلو جہان چاہو
مجکو کیا عذر اے گرامی خو

سنکے اوسکی امیر نے تقریر
سیدھا کاشی مین پہونچا صورت تیر

یہ خبر کو توال نے پائی
کہ وہ سرمایۂ حیا آئی

گھر مین لایا اوسے بفرطِ سرور ۔ گھر ہوا سارا نور سے معمور
آیا استاد پیش شحنۂ شہر ۔ حاجی کعبہ ہمایون بہر
ذکر عقدِ پری سیر لایا ۔ جیسا جو کچھ ہوا تھا فرمایا
سب بیان کر گیا وہ حال سفر ۔ جو کچھ آیا تھا اوسکے زیر نظر
سُنکے یہ حال شحنۂ اکرم ۔ خوش ہوا اور براہِ لطف و کرم
اوس امیر دکن کی پاس آیا ۔ خویش کی طرح گھر اوسے لایا
کھانے کھلوائے اک سے اک عمدہ ۔ میوے منگوائے اک سے اک عمدہ
اوسنے بھی باپ کی طرح جانا ۔ جو کہا اوسنے اوسکو سب مانا
مثل فرزند روبرو آیا ۔ نقد و اسباب پیشکش لایا
نہ لیا کوتوال نے وہ مال ۔ کہا اوس سے کہ ای ستودہ خصال
مجکو لازم ہے کچھ تجھے دینا ۔ یہ روا کب ہے تجھسے لے لینا
گھر مین وہ دخترِ ہمایون خو ۔ جا ملی مان سے ہو کے ہم پہلو
سامنے لائی تحفۂ دو حرم ۔ کیے تقسیم سب کو بیش و نہ کم
ہفت چاہ مدینہ کا پانی ۔ اور زمزم کا آب لاثانی
عمدہ عمدہ کھلائے وانکی تمر ۔ مش مش و سیب و نار و طرفہ ثمر
بھائیون کو لباس زنگارنگی ۔ قیمتی اونمین کام زرکاری
تھین جو وہ خواہران نیک خصال ۔ کیا اونکے سپرد گوہر و مال
جامۂ قیمتی بھی پہنایا ۔ جسنے جو چاہا اوسنے وہ پایا
نقد سب کو دیا پس زیور ۔ وہ بڑی بھی کرم تھا جو نیر
دیا استاد کو بھی مال کثیر ۔ ہوا رخصت وہ وانسے ہو کے امیر

رخصت ہونا نسیم النسا کا ہمراہ عمدۃ الملک اپنے شوہر کے کوتوال سے

گھر سے اور ملک دکن مین پہونچنا بڑی جاہ اور کروفر سے

راوی نکتہ سنج نیک اساس ... ایسا کہتا ہو وہ سیاہ لباس

کہ نسیم النسا دہ ذی پایہ ... اتقا و حیا کی سرمایہ

برضائے امیر والا فن ... ہوے تیار گھر سے سوی دکن

مان نے آغوش مین لیا اوسکو ... خون کے اک جوش مین لیا اوسکو

نوحۂ جان گسل بلند ہوسے ... نالۂ درد اوٹھے دوچند ہوے

پدر نامور بھی وہان آیا ... یون امیر دکن سے فرمایا

کاے گرامی گہر رئیس کرام ... رہے تو خلق مین بعیش مدام

یہ تمنا ہی تجھسے اسے فرزند ... ہے جو یہ میری دختر دلبند

رہے یہ شادمان بعیش ونعم ... کوئی دل پہ نہ آنے پائے غم

آہ یہ زیب و زینت خانہ ... مجھسے ہوتی ہے آج بیگانہ

خط کبھی مجھکو گر لکھا کرنا ... اسکا بھی اوسمین تذکرا کرنا

یہ کہا اور دیا جہیز کثیر ... عمدہ و خوب جامہای حریر

اسپ زرین لگام زرین زین ... کرہ تند رو بلا آئین

عمدہ عمدہ کمان و تیغ و تفنگ ... تیز پر طرفہ آبدار خدنگ

پایا دختر نے طرفہ تر گہنا ... نقرئی و طلائی سب پہنا

جامۂ خوب اطلس و اکسون ... مختلف رنگہاے بوقلمون

نقرئی و طلائی ظرف عجیب ... دیئے اوسکو وہ تھی بلند نصیب

خادمہ صغر سن سیہ کاکل ... جسسے شرمندہ سوسن و سنبل

پالکی جسکی خوشنما جھالر ... مضطرب برق سلک گوہر پر

اوسکا قبہ نفیس و زرینہ ... خور سے روشن فزون ہر آئینہ

اوسکے اندر کا فرش کمخوابی
تکیہ ہائے نفیس عنابی

آخرش وہ عروس پاک نظر
داخل پالکی ہوئی آکر

ہوکے رخصت چلی وہ سوئی دکن
ہمرہ شوہر گرامی فن

پہونچے قرب وطن جو وہ ذیجاہ
اونکی آمد سے سب ہوئے آگاہ

آئے لینے کو مردمان کثیر
خویش واغیار سب صغیر وکبیر

پہونچی دولت سرامین جب وہ دلہن
گھر ہوا اوس سے غیرت گلشن

غرب سے شور تا بہ شرق ہوا
گوہر وزر نثار فرق ہوا

ہوگئے مالدار وہان کے فقیر
اس قدر لے گئے وہ مال کثیر

شاد ومسرور جملہ ہمخانہ
نغمہ سنجی پہ خویش وبیگانہ

عورتین گھر کی سب بخاطر شاد
لگین کہنے کہ گھر ہوا آباد

رونمائی مین لائین گوہر وزر
مثل پتلی کے سمجھین زیر نظر

اوس سے بھی سب ہوئے وہان مسرور
ہوئے مداح جملہ قرب ودور

شوہر دلنواز والا جاہ
ہر گھڑی رکھتا اوسکو زیر نگاہ

کبھی آرام جان اوسے کہتا
کبھی روح روان اوسے کہتا

کبھی کہتا تھا دلربا بیگم
کبھی کرتا نثار اوسپہ درم

کبھی گھر مین جو اوسکے پاس آتا
لے کے آغوش مین لپٹ جاتا

آتش شوق ہوتی تھی جب تیز
وصل سے ہوتا تھا طرب انگیز

وہ بھی سو جان سے نثار اسیر
رکھتی تھی جملہ اختیار اسپر

خادم وخادمہ امیر وحشم
خویش اور غیر سب بلطف وکرم

ہوگئے سب اوسکے وہان مطیع رضا
کر رہے تھے حضور دل سے دعا

کیون نہو جسکا ہو خدا یاور
دین ودنیا مین نیک وبختاور

دین حق اوسنے جب کیا منظور
شرک سے متنفر ہوئی وہ دور

حق نے اسلام مین کیا داخل
نعمت دو جہان ہوئین حاصل

چھن گیا مال کفر کا جو قلیل
ہوا اسلام کیسا اوسکا کفیل

کیا تھا وہ زر کہ جو نہین پایا
جس جگہ پہونچی بیش از مین پایا

کیسی تقدیر اوسکی یاور تھی
کیسی وہ ارجمند داور تھی

واہ توقیر ہو تو ایسی ہو
حسن تقدیر ہو تو ایسی ہو

تو بھی اب اے وحید دل خستہ
کر در کبریا کا طے رستہ

ایک ہو کر ہو ایک کا خواہان
ہے یہی جادۂ نکو راہان

حضرت مصطفےٰ کا دامن تھام
تا ہو دونون جہان مین نیک انجام

ختم کر یہ فسانۂ دلگیر
خاتمہ اسکا یہانسے کر تحریر

وصف کتاب پر صفا و اختتام خاتمہ بر دعا

سرہوا یہ فسانہ نیک انجام
ہے ملیح الکلام اسکا نام

سطر سے خوشنما ہے بین سطور
مشک آگین ہے چشمۂ کافور

نقطۂ حرف زیر و بالا واہ
بچۂ مار قرب مار سیاہ

اسکے ہر حرف ہین بہ دل جوئی
حبشی زادۂ سیہ وردی

یا خدا یہ فسانۂ عالی
خوبی و لطف سے نہو خالی

جو اسے دیکھے زیرک و دانا
شاعر نکتہ سنج و فرزانا

ہے نہین یہ کلام عیب پذیر
نہو اس مشک پر وہ آہو گیر

یہ دعا تجھسے اے خدای علیم
کر مجھے تابع رسول کریم

پیرو سنت نبی کر دے
نعمت دین سے دل قوی کر دے

دشمن دین سے دور رکھ مجکو
چشم بد سے نہ دیکھین وہ بد خو

خانۂ پیر صاحب تاثیر ۔۔۔ رہے آباد اسے خدای قدیر

آل و اولاد سب رہین آباد ۔۔۔ گردش چرخ سے وہ ہون آزاد

عبد مغنی نہین ہی جسکا نظیر ۔۔۔ پسرِ پیر صاحب تاثیر

یا خدا عمر خضر وہ پاے ۔۔۔ عالم با عمل وہ کہلاے

دل کا ہووے کدر نہ آئینہ ۔۔۔ منجلی وہ ہو صفا سینہ

رہین بو القاسم ہمایون جاہ ۔۔۔ دونون عالم مین وہ بظل الٰہ

بڑھے عبد المجید کا پایہ ۔۔۔ رحمت حق کا اونپہ ہو سایہ

خانۂ اوستاد ہو آباد ۔۔۔ پائے ہر ایک اُسمین دل کی مراد

پسرِ اوستاد نیک و متین ۔۔۔ عاقل و ذی ہنر رضی الدین

شاعری مین شبیب اوسکا نام ۔۔۔ اوس سے راضی رہے خدای کرام

ہو ترقی پذیر علم و ہنر ۔۔۔ نظر بد کرے نہ اوسپہ اثر

پایہ ناظر علی کا بالا ہو ۔۔۔ مہربان اون پہ حق تعالیٰ ہو

اونکی اولاد ہو ہنر والی ۔۔۔ علم سے پائین پایۂ عالی

خوش رہین میر سب وطن والے ۔۔۔ رہین سر سبز اپنے چمن والے

اقربا میرے ہون مہین پایہ ۔۔۔ اونپہ ہو تیرے فضل کا سایہ

تیغ علی و تہور اور جمیل ۔۔۔ ملین ہر اک کو پایہ ہای نبیل

ساری چیزین جو انکی ہون بد سے ۔۔۔ دور رہون وہ ولی محمد سے

نور احمد جہان مین ہو آباد ۔۔۔ پاوے اے رب وہ اپنے دلکی مراد

رہین صابر علی بعیش و سرور ۔۔۔ نہ ہون مقصدِ دلی سے دور

سید عالم کو بھی سرور رہے ۔۔۔ انتشار زمانہ دور رہے

التجا و امین اور موزون ۔۔۔ تیری رحمت کے سب ہین ممنون

رہین مومن علی خدایا شاد — آل و اولاد سے وہ ہون آباد

حافظون مین رہین سدا اوج — پیرو دین مولوی فیا ہین

ہون ولایت علی نہ عیش سے دور — مصطفے اور نبی بھی ہون مسرور

سے مظہر حسن کو دولت دین — رہین آباد زیر چرخ برین

شیخ عبد الغفور والا جاہ — اہل دل حافظ کلام اللہ

دونون عالم مین آبرو پائے — جو وہ چاہے وہ گد بر آئے

میرا نور نگاہ عبد قوی — شجر علم اس سے پائے نوی

دونون ناظر حسین اور مختار — ایک دل میرا ایک نور ابصار

باغ عالم مین یہ رہین آباد — ثمر آرزو سے ذائقہ یاب

شیخ عبد اللطیف نور نظر — نخل باغ جنید کا وہ ثمر

حادثات زمانہ سے ہو دور — ہو خردمند خلق مین مشہور

ارجمندی و جاہ با تمکین — بخش یارب بے ظہیر الدین

فضل اپنا تو مستقیم پہ کر — ہو کریم عطا کا بھی یاور

میر قاسم علی مرا بازو — رہے اقبال اوس سے ہم پہلو

اوسکی اولاد ہو مہین پایہ — حضرت پنجتن کا ہو سایہ

ہو سلامت علی کا بخت بلند — پایہ ارجمند ہوسے دوچند

میر سجاد پر ہو ظل حسین — رہے حاصل یہ دولت کونین

بڑھے مظہر حسین کا پایہ — نور علی پر خدا کا ہو سایہ

ہون ولایت حسین فکر سے دور — رہین ہر وقت شاد اور مسرور

مدد خالق زمان و زمین — ہوسئے شاہ غلام علی کے معین

رہے فضل حسن پہ فضل حسن — بطفیل رسول فخر زمن

مدد دین نصیر دین پہ ہو | جلوہ گر وہ سریر دین پہ ہو
خوش رہے آرزو کے ساتھ سدا | یعنی مشتاق ہی جو احمد کا
تیغ علی ساکن مہولی پر | ہو شب و روز مکرمت کی نظر
پایہ عالی ظفر علی کا ہو | سایہ بس رحمت نبی کا ہو
فیض بخش اور حضرت امداد | گردش چرخ سے رہین آزاد
پایہ عالی رحیم یار کا ہو | ہر گھڑی فضل کردگار کا ہو
شاد و خرم رہین بہادر یار | نہ ستاے زمانہ غدار
ہون محمد ولی ولی مشہور | رہین ہمیشہ مین شاد اور مسرور
خوش رہین دو جہانمین رستم علی | دستگیر اونکا ہووے دین نبی
کہین یعقوب خان کو خویش اور غیر | یا خدا اسکا خاتمہ ہو بخیر
پایہ ہووے حسین خان کا بلند | خرم و خوش ہو وہ سعادتمند
ہون محمد ولی ولی زمن | فضل خالق ہو اون پہ ظل فگن
پائین عبد الغنی مسیحائی | مشتہر ہون بہ فن دانائی
رہے آباد بیت عیسے پور | لوگ ہون وانکے شاد اور مسرور
شیخ عبد العظیم و عبد رحیم | مہربان ان پہ ہو خدای کریم
دور ہو انکی سب گرانباری | انکی بلجاے سب زمینداری
ارجمند جہان سکندر خان | جسکا بانگر مو قدیم مکان
ہون عوارض تمام انکے دور | چمکے اقبال ارجمند کا نور
ہووے اقبالمند نور الحق | نظر دین تیغ ظہور الحق
شیخ خادم حسین والا جاہ | ہو شب و روز انپہ ظل اللہ
شاد ہون فتحپور کے احباب | مقصد دل سے ہون سعادت یاب

لیلی مشکین لباس یعنی تاریخ عنبرین لباس تحریر و قلم سوسن رقم
ناظم ملیح الکلام نادر بلاغت نظام محبی مشفقی سید فضل حسن تخلص
ایرانی طرف سادات ضلع فتحپور حرسہا اللہ عن الشرور

وہو ہذا

ہر اک مضمون نو حکمت سے نکلا		گھٹا چھائی ہوئی ہے مثنوی کی
سراپا لیلی کا ظلمت سے نکلا		سن تصنیف بھی اندھیر تو ہے
۱۰ ۱۲		

خاتمۃ الطبع

۱۳۱۲ ۲۸ ۲۲

للہ الحمد کہ یہ مشکین سواد عنبرین مداد لیلائے عشاق خون جگر آشام یعنی مثنوی ملیح الکلام
مصنفہ سید مست میخانۂ توحید منشی واحد علی وحید سہوی ضلع فتحپور واقع
تاریخ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۲۲ فروری ۱۸۹۵ء کو مطبع آسی
محمدی کانپور محلہ پٹکاپور متصل گورنمنٹ اسکول کوٹھی مرزا آغا کے
میں محمد عزیز الرحمن نبیرۂ حاجی محمد حسین مبرور
کے اہتمام سے جامۂ دستی حروف سیاہ سے
آراستہ ہو کر بشارت بخش
مردمک چشم نظارگیان
ہوئی
فقط

رہ محافظ عطا کریم کا تو | ہون وہ مطلب سے اپنے ہم پہلو
فضل تیرا ہو یا رقا در بخش | ہو فزون اقتدار قادر بخش
جو کہ اسباب عیش جان کی ہون | پاس عبد الغفور خان کی ہون
خان والا رکاب ذی رتبہ | صاحب جاہ اور ہمین عقبہ
ہین جو عبد الروف خان ذیجاہ | اونکے سر پر ہو چتر ظل الہ
عزت و آبرو دو بالا ہو | مرتبہ دو جہان مین اعلی ہو
خوش رہین اُنسے حاکمان ہر | ہون رضامند ساکنان شہر
پایۂ حاکمانہ ہاتھہ مین ہو | اور اقبال اُنکے ساتھہ مین ہو
عبد قدوس خان سعید جہان | ہو سعادت مین وہ وحید جہان
عمر و دولت سے ہوسے برخوردار | نخل آرزو رہے پُر بار
خان والا لقب عطاء اللہ | ہوئین حاصل مطالب دلخواہ
حافظ رحمت علی ذیجاہ | سر اقدس پہ اونکے ظل الہ
پائین صفدر علی ہر آئینہ | نور عرفان سے جلوہ گر سینہ
خوش ہون عبد اللہ با ہمایون بخت | یا ور رحیم بخش کا ہو
رہین عبد الغنی بہ عیش و سرور | آل و اولاد اونکی ہو معمور
رہین عبد الغفور پر مایہ | پائین مخدوم علم کا پایہ
احمد اللہ پائین دل کی مراد | آل و اولاد سے رہین آباد
ہوئین ہر ایک سب یہ باتمکین | آمین آمین الٰہی پھر آمین

تمت